40664-رمضان المبارک میں بغیر انزال کے مشت زنی کرنا

سوال

جوانی کی عمر میں رمضان المبارک کے کچھ ایام میں مشت زنی کا مرتکب ہوتا رہا ہوں لیکن میں مادہ منویہ نہیں نکلنے دیتا تھا بلکہ روک لیتا تھا اس سے میرا مقصد شھوت زنی اور تمتع تھا .
لھذا میرے روزوں کا حکم کیا ہوگا، اور اس عظیم گناہ کا کفارہ کس طرح ادا ہوسکتا ہے ؟ یہ علم میں رکھیں کہ میں یہ نہیں جانتا کہ یہ فعل کتنے ایام کرتا رہا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ یہ عادت شرعا حرام ہے اس کی حرمت پر کتاب وسنت میں دلائل ملتے ہیں اس کے دلائل کی تفصیل سوال نمبر (329) کے جواب میں .بیان ہوچکی ہے ، اسی طرح یہ عادت فطرتی اور عقلی طور پر بھی قبیح اور گندي عادت ہے کسی مسلمان شخص کے شایان شان نہیں کہ وہ اس جیسی عادت کے قریب بھی جائے .

پھر آپ کو یہ بھی جاننا چاہیے کہ بندے پر دنیا میں بھی اس کی نحوست ہے اور اگر توبہ نہ کرے یا پھر اسے اللہ تعالی کی رحمت نہ گھیرے تو آخرت میں بھی اس کی سزا ہوگی، اس کا تفصیلی .بیان مندرجہ ذیل سوال نمبروں کے جوابات میں گزرچکا ہے : (23425) اور (8861)

سوال میں واردشدہ مسئلہ کا حکم یہ ہے کہ : اگر آپ نے مشت زنی کی اور کسی سبب کی بنا پر منی کا خروج نہ ہوا تو علماء کرام کے صحیح اقوال کے مطابق روزہ فاسد نہیں ہوگا اس لیے کہ منی کا خروج معتبر ہے لھذا اگر منی خارج ہوگئی تو روزہ فاسد ہوگا اور قضاء لازم آئے گی اور اگر منی نہیں نکلتی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن ہر حالت میں آپ کے لیے اس جیسے کام میں روزہ ضائع کرنے سے توبہ واستغفار کرنی لازم ہے .

اور بعض اوقات کچھ دیر کے بعد منی خارج ہوتی ہے حتی کہ اگر آپ نے اسے روک بھی لیا تو پھر بھی کچھ دیر بعد خارج ہوگی اور اس وقت روزہ فاسد ہوجائے گا اور اس دن کی قضاء لازم آئے گی، اور اگر آپ کو یہ علم نہیں کہ کتنے ایام کے روزے فاسد ہوئے ہیں تو آپ اس اندازہ کرکے ظن غالب کے مطابق ایام کی قضاء میں روزے رکھیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی شرح زاد المستقنع میں کہتے ہیں :

اور کیا خروج کے بغیر -منی- کا منتقل ہونا ممکن ہے ؟

جی ہاں اس کا امکان ہے؛ وہ اس طرح کہ کسی سبب کی بنا پر منی منتقل ہونے کے بعد اس کی شھوت ٹوٹ جائے تو منی نہیں نکلے گی.

اس کی مثال ایک اور مثال سے دي ہے : کہ وہ اپنے عضو تناسل کو پکڑلے تاکہ منی کا خروج نہ ہو، اگرچہ فقھاء نے اس کی مثال .بیان تو کی ہے لیکن یہ بہت ہی مضر و نقصان دہ ہے ، اور فقھاء کرام رحمھم اللہ صرف صورت .بیان کرنے کے لیے اس کی مثال دیتے ہیں، قطع نظر اس کے نقصانات یا عدم نقصان کے ، اس جیسے معاملہ میں غالب طور پر عضو تناسل چھوڑنے کے بعد منی کا خروج ہوجاتا ہے.

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ : صرف انتقال ہونے کی وجہ سے ہی غسل نہیں، شیخ الاسلام نے یہی اختیار کیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے ، اس کی دلیل مندرجہ احادیث ہیں :

1-ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنھا کی حدیث میں ہے کہ :

جی ہاں جب عورت پانی دیکھے "

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا کہ یا اس کا انتقال محسوس کرے، اگر صرف منی کے منتقل ہونے کی بنا پر غسل واجب ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ضرورت کی بنا پر بیان کردیتے.

2-ابوسعید خدري رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ:

پانی پانی سے ہے"

اور یہاں پانی (یعنی منی) نہیں پایا گیا، اور حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ جب پانی (یعنی منی) نہ ہو پانی نہیں (یعنی غسل نہیں)

3-اصل طہارت وپاکیزگی کی بقا اور غسل کا عدم وجوب ہے، اس سے دوسرے حکم کی طرف اس وقت تک نہیں جایا جاسکتا جب تک کوئی دلیل نہ ملے.

دیکھیں: الشرح الممتع (280/1) الفروع (197/1) المبسوط (67/1) المغنی (128/1) المجموع (159/2) الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ (99/4)

مزید استفادہ کے لیے آپ سوال نمبر (38074) اور (2571) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.